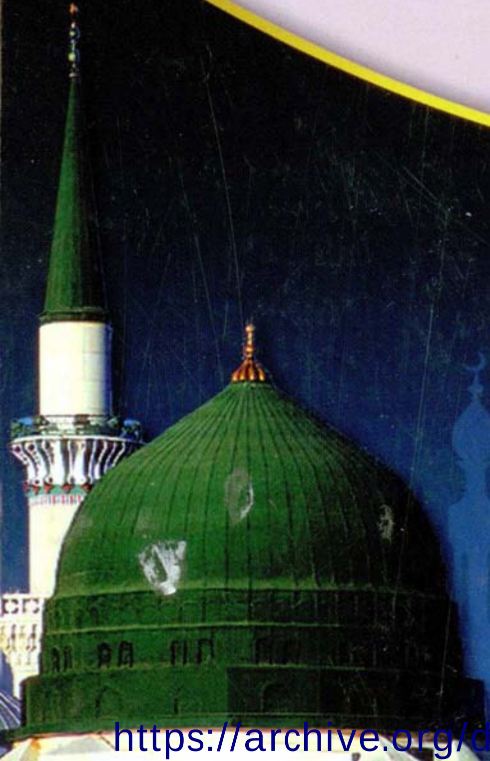
سیرتِ رسول اور ہماری زندگی

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (ایم اے، پی ایچ ڈی)

تلخیص و ترتیب: مولانا محمد عبد المبین نعمانی قادری



ادارۂ معارفِ اسلامی ممبئی

زیر سرپرستی

امین ملت پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری برکاتی مدظلہ العالی، مارہرہ مطہرہ

اسوۂ رسول کے انوار سے اپنے قلوب کو جگمگانے کے لیے
اس مختصر رسالے کو ضرور مطالعے میں لائیں۔

سیرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ہماری زندگی

تحریر

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(ایم۔اے؛ پی۔ایچ۔ڈی)

تلخیص وترتیب

مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری

ناشر

ادارہ معارف اسلامی

(شعبہ تحقیقات وتصنیفات سنی دعوت اسلامی ممبئی)

بہ فیض حضور مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہٗ العزیز

نام کتاب	:	سیرت رسول اور ہماری زندگی
تصنیف	:	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ترتیب	:	مولانا محمد عبد المبین نعمانی قادری مصباحی
صفحات	:	۳۲
کمپوزنگ	:	غلام مصطفیٰ رضوی (مالیگاؤں)
تعدادِ اشاعت	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
سن اشاعت	:	۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء
ہدیہ	:	15/-
ناشر	:	ادارہ معارف اسلامی

ملنے کا پتہ

مکتبہ طیبہ

مرکز اسمٰعیل حبیب مسجد ۱۲۶ر کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳۔

فون: 022 23451292

كلمة المجمع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الكريم و اٰله و صحبه اجمعين.

قرآن کریم نے رسول اعظم واکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (الاحزاب:۳۳/۲۱)

بے شک تمھیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے، اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو، اور اللہ کو بہت یاد کرے، (کنز الایمان)

یعنی جس کے دل میں خدا کا خوف ہو اور ثواب آخرت کی امید ہو اور اللہ کی یاد میں زندگی بسر کرتا ہو تو اس کے لیے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور آپ کی سیرت طیبہ بہترین نمونہ ہے، اسے چاہیے کہ رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنا کر اپنی دنیا و آخرت بنا لے کیونکہ ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

مؤمن کی معراج بھی یہی ہے کہ وہ اپنی زندگی کو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے سانچے میں ڈھال لے۔ اگر اللہ پر اور آخرت پر ایمان ہے تو یہ بات اس کے لیے آسان ہے ورنہ مشکل ہی مشکل۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ جو آزادانہ زندگی گزارتا ہے وہ سنت و شریعت سے دور رہتا ہے اور جس نے خوف آخرت کو شیوہ بنایا وہ اپنی زندگی سنتِ رسول کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔

عصر حاضر میں سیرت رسول کے اخلاقی پہلوؤں کو عام کرنے کی ضرورت ہے، رسول کی اداؤں کو دلوں میں بسانے اور عمل میں سجانے کی ضرورت ہے، کہ اسی سے ہماری زندگیاں چمکتی نظر آئیں گی اور آیندہ نسل میں بھی اسی سے سدھار آئے گا، آج کا نوجوان طبقہ خاص طور سے محتاجِ اصلاح ہے، اس کے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کی سچی تصویریں

پیش کرنی ہوں گی۔ اور اسوۂ حسنہ کے پاکیزہ نقوش دلوں میں بٹھانے ہوں گے۔

سیرت رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ضخیم ضخیم کتابیں بہت لکھی گئیں جن کے پڑھنے کے لیے آج کے دور میں وقت نکالنا مشکل ہے، اس لیے ضرورت تھی کہ مختصر جملوں اور آسان لفظوں میں سیرت رسول کے اخلاقی گوشے ایک لڑی میں پرو دیے جائیں اور مختصر لفظوں میں ایک جامع تحریر سپردِ قارئین کر دی جائے تاکہ کم وقت میں اسے مطالعے سے گزار کر ذہن وفکر میں انقلاب برپا کیا جا سکے، اور سیرت رسول کے انوار سے قلوب کو روشنی فراہم کی جا سکے، اسی مقصد خیر کے تحت سعادت لوح وقلم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کی ایک خوب صورت تحریر تلخیص وترتیب جدید کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے، جسے موصوف نے انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی کے مقدمے کے طور پر سپرد قلم فرمایا تھا جس میں آپ نے سیرت رسول کے اخلاقی گوشوں کو بڑے اختصار اور جامعیت کے ساتھ اجاگر کیا ہے ایسی شگفتہ اور دل پذیر تحریریں بہت کم نظر آتی ہیں، اس کی ایک ایک سطر سے عشق رسول کے سوتے پھوٹتے دکھائی دیتے ہیں اور اس کی اثر آفرینی کا یہ عالم ہے کہ پڑھتے ہی دل کی دنیا بدل جاتی ہے اور فکر وذہن میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔

ضرورت ہے کہ اس رسالے کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کرا کے گھر گھر پہنچایا جائے، اور سیرت پاک کے اس پیغام کو عام کیا جائے، اللہ تعالیٰ مؤلف مرحوم کو اجر عظیم سے نوازے اور احباب اہل سنت کو اس کی اشاعت میں حصہ لینے کی توفیق ارزاں فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین علیہ و آلہ و صحبہ الصلاۃ والتسلیم،

۶؍ جمادی الآخرہ ۱۴۳۱ھ
۲۱؍ مئی ۲۰۱۰ء

محمد عبد المبین نعمانی قادری
المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و آلہ و صحبہ اجمعین

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انسان کو زمین سے اٹھایا اور ہم دوشِ ثریا کر دیا ــــ ساری انسانیت کو آغوشِ کرم میں لیا، جس کی قسمت میں سعادت تھی وہ سعید ہوا اور جس کی قسمت میں شقاوت تھی وہ شقی ہوا ــــ دنیا کی ہر آسمانی کتاب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکرِ جمیل ہے ــــ سب نے آپ کا ذکر کیا ہے ــــ آپ نے کائنات میں ایک عظیم انقلاب برپا کیا ــــ آرزوؤں کا ڈھنگ بتایا ــــ تمناؤں کا سلیقہ سکھایا ــــ امنگوں کو ایک نیا رنگ و روپ دیا ــــ فرش پر جمی ہوئی نگاہوں کو عرش پر لگا دیا ــــ مرجھائے ہوئے چہروں کو تابناک بنا دیا ــــ مُردہ جسموں میں جان ڈال دی ــــ بے کیف روحوں کو کیف وسرور بخشا ــــ مظلوموں اور بے کسوں کو سہارا دیا ــــ زندہ در گور ہونے والی عورت کو مسندِ عزت پر بٹھایا ــــ قاتلوں کو جان وتن کا محافظ بنایا ــــ ظالموں کو مظلوموں کا پاس دار بنایا ــــ غلاموں کو آزادی کا مژدہ سنایا اور ایسا سرفراز کیا کہ آزادوں کا آقا بنا دیا ــــ رہزنوں کو قائد ورہبر بنایا ــــ اللہ اللہ! وہ اتنا عظیم انقلاب لایا کہ جس معاشرے میں اٹھا اس کو یکسر بدل کر رکھ دیا ــــ وہ باہر سے انقلاب نہیں لایا، وہ باہر سے کوئی لشکر نہیں لایا ــــ اندر ہی اندر اس نے کچھ ایسا کیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے مُردے زندہ ہونے لگے ــــ

وہ ستانے کے لیے نہیں آیا تھا وہ تو سارے عالم کو آرام پہنچانے آیا تھا ــــ کوئی ایسا شفیق ومہربان لا کر تو دکھائے ــــ اس نے تکلیفیں سہہ کر اور مصیبتیں برداشت کر کے سب کو آرام پہنچایا ــــ دنیا میں کوئی ایسا رحیم وکریم تو دکھائے ــــ اس کے رحم وکرم کو دیکھ کر سینوں سے دل نکل پڑے اور جسموں سے جانیں نکل پڑیں ــــ آج مظلوموں اور غریبوں کا کوئی دادرس نہیں ــــ نفس کے بندے اپنے اپنے بندھنوں میں بندھے ہوئے ہیں ــــ وہ دل داری اور دل سوزی کہاں! ــــ وہ ہم دردی وغم خواری کہاں!

اللہ اللہ! آج دادرسی اور عدل گستری مصلحتوں کا شکار ہو گئی ــــ جس دورِ جاہلیت سے نکل کر ہم آئے تھے، پھر وہیں آ گئے ــــ رنگ برنگے انسانوں میں یک رنگی قائم رکھنا ہنسی کھیل

نہیں ـــــ یہ صرف اور صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی سینہ تھا جس میں سب کی سمائی تھی ـــــ ایسا وسیع سینہ کسی کا نہ دیکھا ـــــ یہ وسعت و پہنائی کسی کو میسر نہیں ـــــ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ لوگوں نے نہ دیکھا، اگر آج وہ رنگ دکھا دیا جائے تو سارا عالم دوڑ پڑے ـــــ اس عظمت والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کے لیے ساری گردنیں جھک جائیں ـــــ ساری زبانیں اس کے گُن گانے لگیں ـــــ ہاں! سب نام لیتے ہیں مگر اپنے اپنے پیٹ پالتے ہیں، اس کا جلوہ نہیں دکھاتے کہ ایک صف میں کھڑا ہونا کسی کو اچھا نہیں لگتا ـــــ دوسروں کے لیے گھر کو لُٹانا اچھا نہیں لگتا ـــــ دوسروں کی زیادتیوں پر غصے کو پینا اچھا نہیں لگتا ـــــ

یہ کیا ہے کہ ہم اس عظمت والے آقا کا نام لیتے ہیں مگر ہماری زندگی، ہماری صورتیں ـــــ ہمارا اٹھنا بیٹھنا ـــــ ہمارا سونا جاگنا ـــــ ہمارا کھانا پینا ـــــ ہمارا لینا دینا ـــــ ہمارے رسم ورواج ـــــ ہماری چال ڈھال ـــــ سب کچھ اس عظیم آقا کے دُشمنوں کی سی ہیں ـــــ اللہ اللہ عجائباتِ عالم میں یہ ایک بڑا اُعجوبہ ہے ـــــ ہم کب تک غافل رہیں گے؟ ـــــ کب تک سوتے رہیں گے؟ ـــــ جاگنے کا وقت آ گیا ہے ـــــ سارا عالم جاگ رہا ہے ـــــ ہم سو رہے ہیں ـــــ ہم ایک دوسرے کا خون پی رہے ہیں ـــــ ہم ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں ـــــ یہ کیا ہے کہ عالم اسلام انتشار کا شکار ہے ـــــ سازشوں کا شکار ہے ـــــ فساد و خلفشار کا شکار ہے ـــــ ہر اک نے اس کے خرمن کو تاکا ہے ـــــ ہر ایک نے اس کی دولت کو لُوٹا ہے ـــــ ہماری عقلیں کہاں گئیں؟ ـــــ ہمارے ہوش کدھر گئے؟ ـــــ ہمارے حواس کیا ہوئے؟ ـــــ کیا ہم اپنی عقل سے نہیں سوچ سکتے؟ ـــــ صد حیف! کہ کام لینے والے کام نہیں لیتے کہ وہ خود سے بے خبر ہیں ـــــ ان کو نہیں معلوم کہ غربت و مسکینی کے باوجود وہ امیروں کے امیر ہیں ـــــ انھوں نے سب کو دیا ہے اور سب کو دے سکتے ہیں ـــــ ہمارے ہاتھ میں دامنِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہے ـــــ

آیئے! خود کو جھنجھوڑیے، خود کو جگائیے ـــــ احساس کی لو تیز کیجیے ـــــ غیرت کی شمع جلائیے ـــــ نہیں نہیں یہ سونے کا وقت نہیں، بہت سو چکے، صدیاں بیت گئیں ـــــ اب جاگنا ہے اور دوسروں کو جگانا ہے ـــــ اللہ اللہ! جس کو اللہ نے سماوات، حیوانات، جمادات، نباتات اور عناصر اربعہ (پانی، ہوا، آگ، مٹی) پر اختیار دیا اور ان کو خادم بنایا ـــــ اور تو اور اپنا خلیفہ اور نائب بنایا ـــــ اس کا یہ حال کہ اپنے مقام سے بے خبر ایک ایک کے پیچھے دوڑ رہا ہے ـــــ

غفلت کے دَلدل میں ایسا پھنسا ہے کہ نکلنے کا نام نہیں لیتا ـــــ اور جن کو اوپر چڑھنے کا دعویٰ ہے، بلندیاں ان کے لیے پستیاں بن گئیں ـــــ جتنے اوپر جاتے ہیں، اتنے ہی نیچے چلے جا رہے ہیں ـــــ عجائباتِ عالم میں دورِ جدید کا یہ ایک اُعجوبہ ہے۔

میرے بزرگو! میرے جوانو! ـــــ اس جانِ ایمان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے نقشِ قدم پر چلیے ـــــ آفتاب و ماہ تاب کی روشنی میں بڑھتے چلیے ـــــ آئینۂ مصطفیٰ کو سامنے رکھیے اور خود کو سنوارتے جایئے ـــــ سب آئینے توڑ دیجیے ـــــ یہی ایک آئینہ رکھیے ـــــ یہی آئینہ، آئینہ ساز نے ہمارے سامنے رکھا ہے ـــــ بن سنور کے دنیا کے سامنے آیئے، اور انقلاب برپا کیجیے ـــــ آپ تو انقلابوں کے امین ہیں ـــــ انقلاب باہر سے نہیں، اندر سے آتا ہے ـــــ دل سے اٹھتا ہے، روح سے پھوٹتا ہے اور پھر رگ رگ میں سما جاتا ہے ـــــ کچھ پاس نہیں، نہ سہی ـــــ ایمان ایک عظیم قوت ہے، عشق ایک عظیم دولت ہے ـــــ اسی سے افراد زندہ ہوتے ہیں ـــــ اسی سے قومیں زندہ ہوتی ہیں ـــــ ہاں زندگی پکار رہی ہے ـــــ ذرا کان تو لگایے ـــــ سنیے تو سہی، کیا کہہ رہی ہے ؎

کس کا منھ تکیے، کہاں جایئے، کس سے کہیے
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا (رضاؔ)

۵/ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ
۱۴/نومبر ۱۹۸۸ء

احقر محمد مسعود احمد
پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج
ٹھٹھہ (سندھ، پاکستان)

◆❖◆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبوب یہی چاہتا ہے کہ چاہنے والا اسی کو چاہے اور کسی کو نہ چاہے لیکن دنیائے عشق و محبت کا یہ اعجوبہ ہے کہ محبوبِ حقیقی جل مجدہٗ یہ چاہتا ہے کہ اس کا چاہنے والا اس کے محبوب کو چاہے اور اس چاہت کے صلے میں خود اس کا محبوب بن جائے، سُبحان اللہ!

آیۂ کریمہ **یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ** ۱؎ میں اسی رمزِ محبت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، ہاں ؎

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں (اقبالؔ)

اللہ کے آگے جھکنا کچھ اتنا مشکل نہیں، مشکل یہ ہے کہ جس کے آگے وہ جھکائے اسی کے آگے خوشی خوشی جھکا جائے ـــــ ابلیس یہ رازِ توحید نہ سمجھ سکا اور اسی آزمائشِ محبت میں مارا گیا ـــــ رازِ توحید سراسر عشق ہے، توحیدِ خالص یہی ہے کہ اُس کے آگے اِس طرح جھکیے کہ جہاں وہ جھکائے، جھکتے چلے جایئے ؎

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی ست (اقبالؔ)

(بارگاہِ مصطفیٰ میں اپنے آپ کو سپرد کر کہ وہی سراپا دین ہیں، اگر ان کی بارگاہ میں نہ پہنچا تو یہی مکمل بولہبی ہے-ن)

مذاہبِ عالم کو دیکھیے اور پیشوایانِ مذاہب کے حالات تلاش کیجیے یا تو وہ معدوم ہو گئے یا مسخ ہو کر رہ گئے ـــــ لیکن! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کو دیکھیے، ایک ایک بات اور ایک ایک ادا محفوظ ہے اور یہی آپ کی سیرتِ شریفہ کا اعجاز ہے، نہ صرف یہ کہ حیاتِ طیبہ کتابوں میں محفوظ ہے بلکہ ۱۴/سو برس گزر جانے کے بعد آج بھی عرفا و اولیا کی پاک زندگیوں میں دیکھی جا سکتی ہے ـــــ ایسی جیتی جاگتی سیرت سے رُوگردانی نوعِ انسانی کی بدنصیبی ہو گی، خوش نصیب وہی ہے جو عرفانِ محمدی حاصل کر کے سعادتِ ابدی سے بہرہ یاب ہو لیکن عرفانِ محمدی مطالعہ و مشاہدۂ انوارِ نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مبنی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شمائل شریف (پاکیزہ خصائل) عاشقوں کے لیے آرامِ جاں ہے ـــــ روئے زیبا کی طرف نظر جاتی ہے تو دل کی کلی کِھل جاتی ہے اور جب گزرا وقات پر نظر جاتی ہے تو بے اختیار رونے کو جی چاہتا ہے۔ اللہ اللہ ؎

ظاہر میں غریب الغربا پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوتِ سلطانِ مدینہ (جگر)

لیکن محبت کا حق اسی وقت ادا ہوسکتا ہے جب ہم سیرت مصطفوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ایک ایک ادا کو اپنی زندگی میں سمولیں، مساواتِ محمدی اور نظام مصطفیٰ کے خواب بھی اسی وقت شرمندۂ تعبیر ہوسکتے ہیں، لیکن صرف متابعت سے کام نہیں بن سکتا، محبت ضروری ہے بغیر محبت متابعت مردود ہے۔

شاہانِ عالم اپنی رعایا سے صرف متابعت کے طلب گار ہیں، محبت کے نہیں لیکن یہاں خالقِ حقیقی جل مجدہٗ صرف متابعت نہیں، محبت بھی چاہتا ہے اور ایسی محبت جس کے آگے والدین، آل واولاد، عزیز واقارب، مال ودولت، مکانات ومحلات سب کی محبتیں ہیچ نظر آئیں۔

آیۂ کریمہ اَحَبَّ اِلَیۡکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ [۲] میں اسی محبت کو طلب کیا گیا ہے اور محبت میں کمال جب پیدا ہوگا جب اغیار سے منھ پھیر لیا جائے اور صرف ان کی غلامی اختیار کی جائے۔ عاشقانِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے یہ بعید ہے کہ یُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ [۳] (اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت کریں۔ن) ظہوری نے کیا خوب کہا ہے ؎

شُدہ است سینۂ ظہوری پُر از محبت یار — برائے کینۂ اغیار، در دِلم جا نیست

عجیب نکتہ بیان کرگیا، وہ کہتا ہے کہ جس دل میں محبوب جلوہ آرا ہو اُس دل میں اغیار کی محبت تو درکنار ان کی دشمنی بھی جگہ نہیں پاسکتی کہ دشمنی بھی تعلق کی ایک صورت ہے —— اللہ اکبر! یہ ہے کمالِ محبت کہ خانۂ دل میں محبوب کے سوا کوئی نہ ہو—— جب تک محبت میں کمال پیدا نہیں ہوتا زندگی، زندگی نہیں بنتی —— آیئے حریمِ جاناں میں چلیں اور اس جانِ ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں (صحابیِ رسول حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں) ؎

خُلِقۡتَ مُبَرَّأً مِّنۡ کُلِّ عَیۡبٍ — کَاَنَّکَ قَدۡ خُلِقۡتَ کَمَا تَشَآءُ
وَاَحۡسَنَ مِنۡکَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَیۡنِیۡ — وَاَجۡمَلَ مِنۡکَ لَمۡ تَلِدِالنِّسَآءُ [۴]

(آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے، گویا کہ آپ اپنی مرضی کے مطابق ہی پیدا کیے گئے ہیں اور آپ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں، اور نہ آپ سے زیادہ جمیل کسی عورت نے جنا۔ن)

❖

جمالِ بے مثال

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا —— چاند تھا لیکن بے نور سا —— تارے تھے لیکن بجھے بجھے سے —— آفتاب تھا لیکن ڈوبا ڈوبا سا —— عقلوں پر پتھر پڑ گئے تھے، دل اجڑ گئے تھے اور خزاں نے بہاروں کو لوٹ کر چمن ویران کر دیے تھے کہ اچانک ؎

یوں اُفق در اُفق جھلملائی شفق — شب پہ جس طرح شب خون مارا گیا
اور پھر نور کا ایسا تڑکا ہوا — ہر طرف انقلابِ حَسیں آ گیا

سیلِ انوارِ رحمت رواں جو ہوا — نور ہی نور تھا جس طرف دیکھیے
دیدہ و دل اجالوں میں ڈوبے ہوئے — جلوۂ طور تھا جس طرف دیکھیے

ہاں وہ آنے والا آ گیا، جس کا روزِ ازل سے انتظار تھا، کیسا حسیں کہ دل کھنچے جا رہے تھے —— حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرما رہے ہیں:

لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ؎

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے (رضاؔ)

اور حضرت براء بن عازب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرما رہے ہیں:

مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ

ترجمہ: میں نے کبھی کوئی چیز حضور سے زیادہ حسین نہ دیکھی۔

حسن و جمال کی جذب و کشش کا یہ عالم تھا کہ پیشانیاں جھکنے کے لیے بے قرار تھیں ؎

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو، روکیے ہاں یہی امتحان ہے (رضاؔ)

حلیۂ پُر نور

جسم مبارک کیا تھا، معلوم ہوتا تھا کہ چاندی میں ڈھالا گیا ہے، چمکتا ہوا، مہکتا ہوا ؎

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے (رضاؔ)

رنگ مبارک سنہری بھی، روپہلی بھی —— ایسا پُر کشش کہ بس دیکھتے جایئے ع

نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

قد مبارک نہ بہت دراز اور نہ بہت پست، بس درمیانہ نہایت ہی موزوں۔

روئے مبارک کی بات نہ پوچھیے ــــ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْ لُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبُدْرِ ؎۶

ترجمہ: چہرۂ مبارک اس طرح چمکتا تھا جس طرح چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔ ؎

حُسن بے داغ کے صدقے جاؤں

یوں دمکتے ہیں دمکنے والے (رضاؔ)

اور حضرت جابر بن سمرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں:

فَهُوَ عِنْدِىْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ ؎۷

ترجمہ: نہیں، نہیں، چاند سے بھی زیادہ حسیں

فرق مبارک موزوں، بڑا اور بھاری ــــ موئے مبارک نہ گھنگھریالے نہ سخت، بس گرہ گیر۔

کبھی کانوں تک جھولتے رہتے اور کبھی شانوں کو چوم چوم لیتے ــــ کبھی دو دو زلفیں پڑی ہیں، کبھی چار چار گیسو بکھرے ہیں۔

کبھی مانگ نکلی ہے کبھی مانگ نکالی جا رہی ہے ــــ روزانہ نہیں ایک دن بیچ کر کے ــــ

جبین مبارک نہایت کشادہ اور چمک دار ــــ چشم مبارک نہایت سیاہ اور سفیدی میں سرخ ڈورے، ہمیشہ جھکی جھکی رہتیں ؏

نیچی آنکھوں کی شرم وحیا پر درود

ابروے مبارک لمبی لمبی اور انتہائی خوب صورت، کمان کی طرح خمیدہ یا ہلالِ عیدین ــــ مژگانِ مبارک بڑی بڑی۔

بینیِ مبارک نہایت اونچی اور دیکھنے والوں کو تو بہت ہی اونچی معلوم ہوتی ؏

اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

رُخسارِ مبارک ہموار و تاباں ؎

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے

ان عِذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام (رضاؔ)

دہنِ مبارک کشادہ، چشمۂ علم وحکمت ـــــ بُرہانِ الٰہی ـــــ ع
گفتار میں کردار میں اللہ کی بُرہان

دندانِ مبارک نہایت چمکیلے ـــــ اگلے دانتوں میں جھری ہے، جب ہنستے ہیں تو چمک اٹھتے ہیں ـــــ ریش مبارک گھنی تھی ـــــ چند بال سفید باقی سیاہ اور سیاہی مائل سرخ جو تمہیدِ سفیدی تھے۔

دونوں شانوں کے درمیان کچھ فاصلہ تھا ـــــ اس کے بیچوں بیچ چاندی کی طرح صاف شفاف صراحی دار گردن اور اس کے بالکل پیچھے مہر نبوت، نورٌ علیٰ نور ؂

حجر اسود کعبۂ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام (رضاؔ)

ہتھیلیاں پُر گوشت، ریشم سے زیادہ نرم وملائم ـــــ کلائیاں لمبی لمبی ـــــ جس پر دست کرم پھیرا شفایاب ہوا، انگشت مبارک لمبی لمبی ـــــ سینہ مبارک فراخ وکشادہ ـــــ شکم مبارک سینے سے بالکل ہموار ـــــ پائے مبارک پُر گوشت اور گہرے ـــــ اور خرامِ ناز، ایسا کہ شرمائے شرمائے، جھکے جھکے، جیسے نشیب سے فراز کی طرف جا رہے ہوں، بہ ظاہر آہستہ آہستہ، مگر تیز تیز ؂

عرش جس خوبیِ رفتار کا پامال ہوا
دو قدم چل کے دکھا سروِ خراماں ہم کو (رضاؔ)

لباسِ حضور

سرکارِ دو عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سیاہ عمامہ زیب سر اقدس فرماتے تھے جس میں شملہ بھی ہوتا تھا ـــــ رومی جبہ زیب تن فرمایا ـــــ اور سیاہ بالوں والی چادر بھی استعمال فرمائی ـــــ سفید لباس بہت پسند تھا، سرخ وسیاہ اور سبز لباس بھی استعمال فرمایا ـــــ کرتا بہت مرغوب تھا ـــــ تہبند بھی بہت پسند تھا جو نصف پنڈلی تک رہتا ـــــ ایک صحابی کو ملاحظہ فرمایا کہ نیچا تہبند باندھے جا رہے ہیں، ایسا کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا:

اَمَا لَکَ فِیَّ اُسْوَۃٌ ۸؎

ترجمہ: کیا میرے طرزِ عمل میں تیرے لیے نمونہ نہیں ہے؟

بے شک عاشق کو حکم کی ضرورت نہیں، نشانِ قدم کی ضرورت ہے وہ اسی پر مرمٹتا ہے

—— موشگافیاں اہلِ عقل کو مبارک ہوں۔

اسی موقع پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْکَعْبَیْنِ ۹

ترجمہ: تہبند کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں۔

اللہ اللہ! دنیا میں حقوق کی ایسی پاس داری کس نے کی ہوگی —— حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بات سب نے سنی ہوگی لیکن حقوق الاعضا کی بات نہ سنی ہوگی —— کیا خوب ارشاد ہے کہ جس کا جو حق ہے وہی اس کو ملنا چاہیے، کسی کو حق سے زیادہ دے کر دوسروں کی حق تلفی نہ کرو —— ہماری بربادی کی اصل وجہ یہی حق تلفیاں ہیں —— شاہِ حبش نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سیاہ چمڑے کے موزوں کی ایک جوڑی بھیجی تھی۔ آپ نے وہ بھی استعمال فرمائی —— دو تسمے والے پاپوش مبارک بھی استعمال فرمائے یہ پھٹ جاتے تو خود ہی مرمت فرما لیتے۔

سبحان اللہ! آقا کا یہ حال اور غلاموں کا یہ حال کہ بیسیوں بلکہ سیکڑوں روپے جوتوں پر صرف کیے جا رہے ہیں اور یہ ہمت عوام تو عوام علما کو بھی نہیں کہ پھٹی ہوئی جوتی کی خود مرمت کر لیں —— (الا ماشاء اللہ)

اسلحے

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اسلحے بھی تھے، کئی تلواریں تھیں، جن کے مختلف نام تھے۔ العون، العرجون —— شمائل شریف میں یہ نام ملتے ہیں اور شارح شمائل شریف احمد عبدالجواد الدومی نے یہ نام بھی لکھے ہیں: قضیب، قلعی، تبار، حتف، مخذم، رسوب، صمصامه، لحیف، ذوالفقار ۱۰ —— زرہیں بھی کئی تھیں، شمائل ترمذی میں یہ دو نام ملتے ہیں ذات الفضول اور فضة —— احمد عبدالجواد الدومی نے یہ نام بھی لکھے ہیں: ذات الوشاح، ذات الحواشی، السعدیة، البشراء، الحزنق ۱۱ —— جنگ احد میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات الفضول اور فضة زیب تن کیے ہوئے تھے، لب و رُخسار لہولہان، دشمنوں نے شہادت کی خبر اڑا دی، صحابہ تتر بتر ہو گئے، سرکار ایک چٹان پر چڑھ کر جاں نثاروں کو دیدار کرانا چاہتے ہیں، مگر چڑھ نہیں پاتے۔ حضرت طلحہ حاضر ہیں، جھک رہے ہیں اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی پشت پر چڑھ کر پہاڑی پر چڑھ رہے ہیں —— سبحان اللہ! قدوم مبارک نے پشت طلحہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو عرش بریں بنا دیا۔

زرہوں کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس سات گھوڑے، چھ کمانیں، تیرو ترکش، سنان وسپر، لوہے کا خود وغیرہ بھی تھے ـــــ آپ نے ہر چیز کا نام رکھ چھوڑا تھا، کوئی چیز بے نام نہ تھی ـــــ اللہ اللہ! اپنے جاں نثاروں کو کیا تہذیب سکھا دی!

طعام مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گزر اوقات بہت ہی سادہ تھی ـــــ پیٹ بھر کر کھجور بھی تناول نہ فرمائی ـــــ پورے پورے مہینے چولہے میں آگ نہ جلتی تھی ـــــ اور ابتدائے اسلام میں تو ایسا کٹھن وقت بھی آیا کہ ایک ایک مہینے درخت کے پتوں کے سوا کچھ میسر نہ تھا ـــــ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے اپنے بغل میں کچھ چھپا لاتے اور بس ـــــ یہ حکایت خوں چکاں خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے سنیے:

لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُوْذیٰ اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَیْنِ لَیْلَۃٍ وَیَوْمٍ وَمَالِیْ وَلِبَلَالٍ طَعَامٌ یَّأْکُلُہٗ ذُوْ کَبِدٍ اِلَّا شَیْئٌ یُوَارِیْہِ اِبْطُ بَلَالٍ ۱۲

ترجمہ: ہاں اللہ کے راستے میں جتنا میں ڈرایا گیا ہوں، جتنی مجھے تکلیف دی گئی ہے کسی کو نہیں دی گئی اور ہاں (میری زندگی میں) تیس دن رات ایسے بھی گزر گئے ہیں کہ کھانے کے لیے وہ بھی نہ تھا جو جانور کھا سکیں ـــــ بس بلال تھوڑا بہت بغل میں چھپا لاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: صبح وشام کے کھانے میں کبھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوا ـــــ وصال مبارک تک گھر میں دو دن مسلسل ایسے نہ گزرے جس میں پیٹ بھر جو کی روٹی بھی تناول فرمائی ہو، اتنی بھی نہ ہوتی کہ کھانے کے بعد بچ رہے ـــــ اور جو کا آٹا بھی چھنا ہوا نہ ہوتا جو غریب سے غریب انسان بھی نہ کھا سکے ـــــ نہ کبھی چپاتی نوش فرمائی اور نہ میز پر کھایا ـــــ ہمیشہ زمین پر اور دسترخوان پر تناول فرمایا ـــــ رات کا کھانا نوش نہ فرماتے، بس ایک وقت کھانا تناول فرماتے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک روز جناب مسردق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھلایا، اس دن دسترخوان پر روٹی سالن ساتھ تھا ـــــ سرکار یاد آ گئے، رونے لگیں، روتی جاتیں اور فرماتی جاتیں ـــــ میں نے پیٹ بھر کر کبھی نہ کھایا، میرے سرکار نے بھی کبھی روٹی اور گوشت سیر ہو کر نہ کھایا، رونے کو جی چاہتا ہے تو خوب

روتی ہوں۔۔۔۔۔اللہ اکبر ؎

کُل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام (رضاؔ)

حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا گیا کہ وہ کھانا تیار کریں جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تناول فرماتے تھے۔فرمایا وہ کھانا کوئی نہ کھا سکے گا،اصرار کیا گیا تو آپ نے جو کا گُندھا ہوا آٹا پتیلی میں ڈالا،اوپر سے تھوڑا سا روغن ڈالا اور اس پر سیاہ مرچ اور زیرہ کوٹ کر چھڑک دیا۔لیجیے سرکار کا کھانا تیار ہو گیا۔۔۔۔۔اللہ اللہ! سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ قناعت اور ہمارا یہ حال،عوام تو عوام،علما وصوفیہ بھی مرغن کھانوں میں مصروف نظر آتے ہیں اور وہ کھانے جو سرکار نے کبھی کبھار دعوت میں تناول فرمائے وہ ہم روزانہ گھر پر کھاتے ہیں۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مختلف دعوتوں میں یہ چیزیں تناول فرمائیں۔ مرغی کا گوشت،سُرخاب کا گوشت،دُنبے کا گوشت،خشک اور بھنا ہوا گوشت۔۔۔۔۔گوشت چھری سے کاٹ کاٹ کر بھی کھایا اور دانتوں سے بھی تناول فرمایا۔۔۔۔۔ترکاریوں میں کدو،زیتون، چقندر،ککڑی نوش فرمائی۔۔۔۔۔کدو بہت ہی مرغوب تھا،دعوت میں پیش کیا جاتا تو قتلے نکال نکال کر نوش فرماتے،لیکن آج عوام وخواص کی عیش پسندی ولذت اندوزی کا یہ عالم ہے کہ بوٹیاں نکال نکال کر تناول فرماتے ہیں ع

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ککڑی،تربوز،خربوزہ،تازہ کھجور کے ساتھ نوش فرمایا۔۔۔۔۔ایک بار ربیع بنت معوذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تازہ کھجوریں اور ککڑیاں لے کر حاضر خدمت ہوئیں۔آپ نے خوش ہو کر قریب ہی رکھے ہوئے سونے کے زیورات مٹھی بھر کر عنایت فرمادیے۔۔۔۔۔یہ زیورات اس وقت بحرین سے تحفۃً آئے تھے،اللہ اللہ! ؎

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحر سماحت پہ لاکھوں سلام (رضاؔ)

پیالہ

سرکار کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ تھا جو بالعموم استعمال میں رہتا تھا،اس کے علاوہ چار پیالے اور تھے۔۔۔۔۔پیالوں کے مختلف نام تھے۔ایک کا نام **اَلرَّیان** اور دوسرے کا نام **مغیثا**

تھا ـــــ پیالہ شریف کا ایک عجیب واقعہ سننے میں آیا ہے ـــــ حیدر آباد دکن میں ایک صاحب نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے پیالہ عنایت فرمایا، آنکھ کھل گئی، بازار میں جو نکلے تو سرِ راہ ایک فقیر نے آواز دے کر بلایا اور ایک پیالہ دیا، یہ دیکھ کر حیران ہو گئے، ہو بہو وہی پیالہ تھا جو خواب میں دیکھا تھا، اور جس کی صفات احادیث شریفہ میں بیان کی گئی ہیں، یہ پیالہ اب تک صاحب موصوف کے پاس ہے اور عجب تاثیر رکھتا ہے۔

مشروباتِ نبوی:

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا شربت پسند تھا۔ دودھ بھی مرغوب تھا اور شہد بھی ـــــ دودھ کے لیے کیا خوب ارشاد فرمایا کہ اس کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو بیک وقت پانی اور غذا دونوں کے قائم مقام ہو ـــــ سرکار مشروبات کو بیٹھ کر نوش فرماتے ـــــ وضو کا بچا ہوا پانی اور آبِ زم زم تو ہمیشہ کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ تین سانس میں نوش فرماتے کہ اس میں بے شمار طبّی فوائد ہیں ـــــ

تقسیم اوقات:

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اوقاتِ یومیہ کو تین حصوں میں تقسیم کر لیا تھا ـــــ ایک حصہ اللہ کے لیے ـــــ دوسرا اہل خانہ کے لیے ـــــ تیسرا اپنے لیے ـــــ جو اپنے لیے مخصوص کیا تھا پھر اس کو دو حصوں میں تقسیم کر لیا ـــــ ایک اپنے لیے اور دوسرا مخلوقِ خدا کے لیے ـــــ اللہ اکبر! امت مرحومہ سے یہ محبت کہ وقت بھی دیا تو اپنے ہی حصے میں سے دیا ـــــ عوام و خواص سے جب ملاقات فرماتے تو خواص کو ترجیح دیتے ـــــ وہ خواص جن کا ذکر قرآن میں ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ۱۳

اللہ کے نزدیک وہ چنیدہ ہے جو معاشرے میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہو ـــــ مگر مادہ پرستی کے اس دور میں اس کی عزت کی جاتی ہے اور اسی کا خیال رکھا جاتا ہے جس کے پاس مال و دولت ہو، جو جاہ و حشمت کا مالک ہو، جس کو کثرت کی حمایت حاصل ہو مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک ہی معیار رکھا اور وہ سچائی اور نیکی کا معیار تھا۔

فرشِ خواب

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بچھونا بہت سادہ تھا۔ چمڑے میں کھجور کی چھال، اسی کو توشک سمجھ لیجیے ـــــ اسی کو گدّا سمجھ لیجیے ـــــ اور عام بستر تو ایک ٹاٹ کا ٹکڑا تھا، دوہرا بچھا دیا

جاتا، اس پر آرام فرماتے۔ ایک روز چوہرا کر دیا گیا تو فرمایا:

فَاِنَّهٗ مَنَعَتْنِیْ وَطَأَتُهٗ صَلٰوتِی اللَّیْلَةَ [14]

ترجمہ: اس بستر کی نرمی نے رات کی نماز میں رکاوٹ پیدا کر دی۔

اللہ اکبر! غور کیجیے اور اپنی حالت کو دیکھیے ـــــ دنیا والوں کی بات نہ کیجیے کہ انھوں نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ہے ـــــ اور دنیا کو آخرت کے عوض خریدا ہے ـــــ دین داروں کی بات کیجیے جو آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کے دعوے دار ہیں ـــــ ان کے نرم نرم بستر دیکھیے اور پھر معمولی ٹاٹ پر آرام کرنے والے اس آقا کا خیال کیجیے ـــــ

سرکار جب آرام فرماتے داہنی کروٹ پر اور داہنا ہاتھ رخسارِ مبارک کے نیچے رکھ لیتے ـــــ سوتے وقت بھی دعا فرماتے اور بیدار ہو کر بھی دعا فرماتے ـــــ اللہ اللہ! عین غفلت میں بھی ہوشیاری کا درس دے گئے۔ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

ادائے نشست

جب بیٹھتے تو غرور و نخوت کے ساتھ نہیں بیٹھتے، انکسار کے ساتھ، بائیں جانب تکیہ پر ٹیک لگا لیتے، مگر کبھی تکیہ سے ٹیک لگا کر کھانا تناول نہ فرمایا۔

بیٹھتے تو کبھی بیٹھے بیٹھے زانو کھڑے کر کے کمر اور زانوؤں کے ارد گرد رومال لپیٹ لیتے ـــــ شاید ہمارے ملک کے غریب کسان اسی سنت پر عمل کرتے ہیں۔

آدابِ طعام

عادت شریفہ تھی کہ کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ـــــ کھانے سے قبل ہاتھ دھو کر نہ پونچھتے ـــــ اس سنت کی حکمت ایک عزیز نے سمجھائی کہ: ایک سرجن ہاتھ دھو کر سیدھے آپریشن تھیٹر میں تشریف لے گئے، جب ان سے پوچھا کہ ہاتھ دھو کر کیوں نہ پونچھے؟ ـــــ تو انھوں نے جواب دیا کہ ہر چیز پر جراثیم موجود ہیں، تولیے پر بھی جراثیم ہوتے ہیں، اگر پونچھ لیتا تو عین ممکن تھا کہ جراثیم منتقل ہو کر میرے ہاتھ پر آتے اور پھر مریض کے زخم میں منتقل ہو جاتے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ فائدے میں وہی رہے جنھوں نے آنکھیں بند کر کے سنت پر عمل کیا ـــــ جنھوں نے آنکھیں کھولیں اور عقل کو کام پر لگایا نقصان میں رہے جو بات آنکھ والوں اور عقل والوں کو چودہ سو برس بعد سمجھ میں آئی وہی بات دل والوں کو اسی وقت سمجھ میں آ گئی تھی ـــــ اقبالؔ نے کیسی دل لگتی بات کہہ دی کہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ”انسانی مساعی کو بہت ہی

مختصر کر دیا'' یعنی جو بات صدیوں میں سمجھ میں آ سکتی تھی، منٹوں سیکنڈوں میں سمجھا دی ـــــ اسی لیے تو بزرگ کہتے ہیں کہ شرعی معاملات میں عقل کو کام میں نہ لاؤ، دل کو کام میں لاؤ ـــــ اس کا مقصد یہ نہ تھا کہ شریعت کی بات عقل کے مطابق نہیں بلکہ مقصد یہ تھا کہ عقل سے سمجھنے میں وقت اور دولت دونوں کا ضیاع ہے اور اس مختصر زندگی میں یہ ضیاع نہایت نامعقول بات ہے ـــــ

کھانے کے آداب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

فَسَمِّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ مِمَّا یَلِیْکَ ۱۵؎

ترجمہ: بسم اللہ پڑھو اور جو کچھ سامنے رکھا ہوا ہو اس کو داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔

تہذیبِ جدید میں اس سنت کا کیسے مذاق اڑایا جا رہا ہے؟ ـــــ اغیار نہیں ہم خود مجرم ہیں ـــــ کیسی بسم اللہ، کس کی بسم اللہ! ـــــ بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو گئے ـــــ اور اس پر فخر محسوس کرتے ہیں ـــــ اور کھڑے ہو کر چلتے پھرتے اور کھاتے پیتے ہیں، کس کا داہنا ہاتھ اور کیسا داہنا ہاتھ؟ ـــــ اپنے آگے سے ـــــ سب کے آگے سے ـــــ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ـــــ

آج تجدید عہد کی ضرورت ہے کہ ہم ہر اس رسم کو خاک میں ملا دیں، جس نے سرکار کی سنت کو خاک میں ملایا ہے۔

تیل اور سرمہ

سرکار کی عادت شریفہ تھی کہ تیل بہت استعمال فرماتے تھے۔ سر مبارک تر بتر ہو جاتا تھا لیکن نفاست کا یہ عالم تھا سر بند کا پورا پورا اہتمام رکھتے تھے جو عمامہ شریف کے نیچے بھی رہتا تھا ـــــ روزانہ سرمہ کی تین تین سلائیاں لگاتے ـــــ آپ نے فرمایا کہ سرمہ بینائی کو جلا دیتا ہے ـــــ پلکیں بڑھاتا ہے اور دماغ کی ماءِ غلیظ کو خارج کرتا ہے ـــــ مگر یہ سنت بھی جوانوں میں معدوم ہوتی جا رہی ہے، اس کی جگہ نت نئے طریقے ایجاد کر لیے ہیں جو سراسر مکر و فریب ہیں ـــــ

خوشبو

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشبو بہت ہی مرغوب تھی۔ گو سراپا مہک تھے، خوشبو کا ہدیہ کبھی واپس نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ خوشبو، دودھ اور تکیے کا ہدیہ کبھی واپس نہ کرو ـــــ خوشبو کے بارے میں بڑی لطیف بات فرمائی ـــــ کہ خوشبو دو قسم کی ہے:

طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَھَرَ رِیْحُہٗ وَخَفِیَ لَوْنُہٗ وَطِیْبُ النِّسَآءِ مَا ظَھَرَ لَوْنُہٗ وَخَفِیَ رِیْحُہٗ ۱۶؎

مردانی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر نہ ہو، خوشبو ظاہر ہو، اور زنانی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو خوشبو ظاہر نہ ہو۔

تبسم پنہاں

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکراتے رہتے اور دل کی کلیاں کھلاتے رہتے تھے ؎

جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی
پھر دکھادے وہ ادائے گلِ خنداں ہم کو (رضاؔ)

یہ تبسم پنہاں شاہ و وزیر، علما و مشائخ، حاکم وافسر سب کے لیے ایک درسِ عظیم ہے، یہ سمجھنا کہ عظمت کا راز منھ بسورنے میں مخفی ہے، خام خیالی ہے ــــ عظیم وہی ہے جس کی ٹھوکر پر دولت دنیا ہو پھر بھی وہ مغرور نہ ہو، مسکراتا رہے۔

اندازِ گفتگو

گفتگو فرماتے تو صاف صاف، ٹھہر ٹھہر کر، آہستہ آہستہ، دھیرے دھیرے ــــ ہر بات تین دفعہ دہراتے کہ سمجھنے والا اچھی طرح سمجھ لے، نہ ضرورت سے زیادہ گفتگو فرماتے اور نہ ضرورت سے کم ــــ لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ بولنے پر آئیں تو بولتے چلے جائیں، لکھنے سے جی چراتے ہیں اور عمل سے بیگانہ ہیں، وہ سراپا کتاب تھے ــــ وہ سراپا عمل تھے۔

خوش طبعی

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مزاح بھی فرمایا کرتے تھے، مزاح بہارِ حسن ہے ــــ ایک صحابی سے مزاحاً فرمایا ــــ ذو الاُذُنَین (دو کانوں والے) ــــ ایک بچہ کا بلبل مرگیا، سرِ راہ آزردہ بیٹھا تھا، سرکار نے جو دیکھا تو فرمایا: یَا اَبَا عُمَیْر مَافَعَلَ النُّغَیْرُ ؂

''عمیر کے ابا! تیرے بلبل کو کیا ہوا؟''

ــــ یہاں ہم قافیہ الفاظ ''عمیر'' اور ''نغیر'' سے لطفِ مزاح پیدا کیا ہے ــــ

ــــ ایک صحابی سے فرمایا: تمھیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا ــــ وہ حیران کہ اس پر کیسے سواری کریں گے ــــ لیکن کیا ہر اونٹ، اونٹنی کا بچہ نہیں؟ ــــ ایک بڑھیا نے جنت کے لیے دعا کی درخواست کی، فرمایا، بڑھیا جنت میں نہ جائے گی ــــ وہ بے چاری روتی پیٹتی چل دی، آپ نے اس کے پیچھے ایک صحابی کو بھیجا، اور فرمایا اس سے کہہ دو کہ جنت میں جو جائے گا، جوان ہو کر جائے گا۔

حضرت زاہر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بازار میں بیٹھے کچھ بیچ رہے تھے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے سے آ کر آنکھوں پہ ہاتھ رکھ دیا اور فرمایا:

مَنْ یَشْتَرِیْ ھٰذَا الْعَبْدَ؟ [18]

''اس غلام کو کون خریدتا ہے؟''

اللہ اللہ! حضرت زاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قسمت قابل صد رشک تھی کہ سرکار نے انھیں خود غلام کہہ کر پکارا ــــ اس غلامی کو خدا کی غلامی سمجھ لیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی!

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزاح میں یہ بات قابل غور و فکر ہے کہ جھوٹ کی ذرا آمیزش نہیں ــــ اللہ اللہ! کیا اہتمامِ صداقت ہے! صداقت کا یہ معیار کوئی پیش کر کے تو دکھائے ــــ ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے سچ بھی جھوٹ کے پلندے ہیں اور جھوٹ کا تو کہنا ہی کیا!

نعتیہ اشعار

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشعار مرغوب تھے، عبداللہ بن رواحہ، لبید بن ربیعہ اور حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہم) وغیرھم کے اشعار سماعت فرمائے ــــ جن بزرگوں کے ہاں نعت خوانی یا بلا مزامیر قوالی کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں وہ اسی سنت شریفہ پر عمل کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نعتیہ اشعار سننے سے طبیعت میں نرمی اور توازن پیدا ہوتا ہے۔

اخلاقِ حسنہ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمہ بہت عالی تھے، خود خالق کائنات فرما رہا ہے:

وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ○ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○ [19]

(اور ضرور تمھارے لیے بے انتہا ثواب ہے اور بے شک تم اعلیٰ درجے کے خلق پر ہو۔)

آپ کے اخلاق حسنہ سے متعلق بہت سی آیات ہیں ــــ آپ نرم طبیعت تھے، نہ کسی کی مذمت فرماتے اور نہ کسی کا عیب بیان فرماتے، اجنبی مسافر کی بدتمیزیوں کو برداشت فرماتے، کوئی بھی کچھ مانگتا فوراً عطا فرما دیتے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے چادر طلب کی، عنایت فرما دی، دوسرے صحابہ نے ان سے کہا کہ یہ کیا کیا؟ ــــ فرمایا: ''اوڑھنے کے لیے نہیں لی، ارے یہ تو کفن کے لیے لی ہے۔'' چناں چہ ان صحابی کو اسی چادر میں کفنایا گیا۔

اللہ اللہ، صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیسا عشق تھا!

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آدابِ مجلس کا خیال رکھتے، جیسی باتیں ہوتیں خود بھی اس میں شریک ہو جاتے ـــــ آخرت کی بات ہوتی تو آخرت کی باتیں فرماتے اور اگر کھانے کی باتیں ہوتیں تو کھانے کی باتیں فرماتے ـــــ ہر ایک سے دل دہی اور رغبت سے باتیں فرماتے کہ اس کا جی خوش ہو جاتا ـــــ ناگوار بات کا زبان سے اظہار نہ فرماتے بلکہ حاضرین چہرۂ مبارک سے اندازہ لگا لیتے یا دوسروں کو ہدایت فرماتے کہ وہ منع کر دیں۔ سبحان اللہ! غلط کاروں کے دل کا بھی اتنا خیال! ـــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دس برس سرکار کی خدمت میں رہا، لیکن کبھی ''ہوں'' تک نہ فرمایا اور نہ کسی بات پر باز پرس کی ـــــ نہ کسی خادم کو مارا اور نہ ازواج کو ـــــ (کہ) خُلق سراپا تھے۔

تواضع

حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تواضع وانکساری کا یہ عالم تھا کہ اپنے کپڑے خود صاف کرلیا کرتے تھے، اپنی جوتیاں خود مرمت کرلیا کرتے تھے، بکری کا دودھ وہ لیا کرتے تھے، اپنے کام خود کرلیا کرتے تھے، حتیٰ کہ دوسروں کے کام بھی کر دیتے تھے ـــــ یہ آپ کی شان تھی اور یہ ہمارا حال ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجلس شریف میں تشریف لاتے تو صحابہ کو احتراماً کھڑے نہ ہونے دیتے، (یہ آپ کا تواضع تھا) صحابہ کے ساتھ چلتے تو چلتے چلتے کبھی ان کو آگے کر دیتے، سلام میں ہمیشہ پہل کرتے ـــــ افسوس اس سنت سے بھی ہم بہت دور ہو گئے ـــــ ہم کو آگے چلنے اور دوسروں کو پیچھے چلوانے میں مزا آنے لگا، خود سلام نہیں کرتے اور دوسروں سے سلام کی توقع رکھتے ہیں ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گھوڑے تھے لیکن آپ دراز گوش (گدھے) پر بھی سواری فرماتے تھے کہ یہ غریبوں کی سواری ہے، اللہ اللہ! کیا دل داری ہے! اور کیا تواضع ہے ـــــ کیا دنیا کا کوئی حاکمِ وقت اور شیخِ وقت غریب پروری کا برسرِ عام اس طرح مظاہرہ کرسکتا ہے؟

عبادت

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عبادت و ریاضت کا حال نہ پوچھیے۔ نفل پڑھتے پڑھتے پاؤں مبارک ورما جاتے، عرض کیا جاتا تو ارشاد فرماتے: اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْداً شَکُوْراً ۲۰ اللہ اللہ! کیا نیازمندی ہے ـــــ اول رات آرام فرماتے پھر بیدار ہو جاتے اور نوافل

پڑھتے رہتے ـــــ نمازِ فجر سے قبل تھوڑی دیر آرام فرماتے پھر بیدار ہو جاتے اور نماز ادا کرتے، اس کے بعد اشراق و چاشت کے نوافل پڑھتے ـــــ نوافل اتنی دیر میں ادا فرماتے کہ جو صحابی شریک ہوتے تھے تھک جاتے ـــــ نوافل میں کبھی ایک رکعت میں سورۃ بقرہ کی قراءت فرماتے اور دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران، پھر ترتیل کے ساتھ قراءت فرماتے ـــــ رکوع وسجود میں اتنی ہی تاخیر فرماتے جتنی قیام میں ـــــ غور تو کیجیے یہ دو نفل کتنے گھنٹے میں پورے ہوتے ہوں گے! ـــــ روزے رکھتے تو مسلسل روزے رکھے چلے جاتے، سمجھنے والے یہ سمجھتے کہ شاید اب افطار نہ فرمائیں گے ـــــ کس میں ہمت ہے جو ہمتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا مقابلہ کرے ـــــ سنیے، سنیے! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا فرما رہی ہیں:

وَاَیُّکُمْ یُطِیْقُ مَاکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰ لِہٖ وَسَلَّم یُطِیْقُ ۲۱

''تم میں کون ایسی طاقت وسکت رکھتا ہے جتنی طاقت وسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رکھتے تھے؟''

اللہ اللہ! جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سینہ مبارک سے ایسی آواز آتی جیسے جوش مارتی پتیلی سے آتی ہے ـــــ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ایک آیت پڑھتے پڑھتے ساری ساری رات گزر جاتی۔

تہجد کی جاگی نگاہوں کا صدقہ
مرے بخت خفتہ کو آ کر جگا دے (کاوشؔ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ایک رات جو نفل پڑھنے کھڑے ہوئے تو ساری رات یہ آیت شریف پڑھتے رہے:

اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْلَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۲۲

ترجمہ: اگر تو انھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (کنز الایمان)

تلاوت قرآن

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قراءت فرماتے تو صاف صاف، ٹھہر ٹھہر کر ـــــ راگ کی طرح آواز کو چکر نہ دیتے جس طرح ہمارے اکثر قاری حضرات کو عادت سی ہوگئی ہے، حلق سے بنا بنا کر نئی نئی آوازیں نکالتے ہیں اور اس طرح گھماتے ہیں کہ بس دیکھا کیجیے ـــــ لیکن سرکار دو عالم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس طرح تلاوت نہ فرماتے ـــــ فتح مکہ کے موقع پر اونٹنی پر سوار ہیں اور وجد میں یہ آیت کریمہ تلاوت فرما رہے ہیں:

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۲۳

(بے شک ہم نے تمھارے لیے روشن فتح فرما دی - کنز الایمان)

شمع رسالت کے گرد پروانے جمع ہیں ـــــ عجب دل آرا منظر ہے ـــــ راوی فرماتے ہیں کہ: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میرے ارد گرد ٹھٹ کے ٹھٹ لگ جائیں گے تو سرکار کی آواز میں یہ آیت کریمہ سناتا ـــــ اللہ اکبر! کیا کشش تھی کہ جن و بشر سب کھنچے چلے آتے تھے!

کبھی کبھی صحابہ سے تلاوت کی فرمائش کرتے ـــــ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار کی مجلس میں بیٹھے قرآن سنا رہے ہیں کہ:

اِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ ۲۴

"دل چاہتا ہے کہ حدیث یار کسی دوسرے کی زبان سے سنوں۔"

ہاں سناؤ، سناؤ! ـــــ تلاوت ہو رہی ہے، آنسو بہہ رہے ہیں ـــــ

رقت کا عالم

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رقت کا یہ عالم تھا کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی میت رکھی ہے، چادر اٹھاتے ہیں اور پیشانی چوم رہے ہیں، اشک بار ہیں ـــــ ہاں اے عثمان! ذرا عمرِ رفتہ کو آواز دیجیے کہ آج قسمت کا ستارہ اوج پر ہے ؎

وہ آئے ہیں پریشاں ، لاش پر آج
تجھے اے زندگی لاؤں کہاں سے؟ (مومنؔ)

میت اٹھائی گئی تو بے ساختہ ارشاد فرمایا:

طُوْبٰی لَکَ یَا عُثْمَانُ! لَمْ تَلْبَسْکَ الدُّنْیَا وَلَمْ تَلْبَسْهَا ۲۵

"اے عثمان مبارک ہو! نہ تو نے دنیا کو قبول کیا اور نہ دنیا نے تجھے۔"

ایک نیکی یہ ہے کہ انسان دنیا میں رہ کر دنیا سے الگ رہے، یہ بھی آسان نہیں ـــــ اور ایک نیکی یہ ہے کہ دنیا اس کی طرف لپکے اور وہ دونوں ہاتھوں سے اسے جھٹک دے۔

وصالِ محبوب

اور ہاں دیکھو دیکھو! اب اس جانِ ایمان کی سواری جانے والی ہے، پیوند لگی گدڑی پہنے

نگارشات پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد

- عیدوں کی عید
- نئی نئی باتیں
- عورت اور پردہ
- آخری پیغام
- جان جاناں
- رہبر رہنما
- اجالا
- امام اہل سنت
- پیغامِ مسعود
- زندگی بے بندگی شرمندگی
- تقلید
- جشن بہاراں
- حیات مولانا احمد رضا خاں
- محبت کی نشانی
- فاضل بریلوی علماے حجاز کی نظر میں
- خلفائے امام احمد رضا
- موج خیال
- جان ایمان
- قبلہ
- لباس حضور
- خوب و ناخوب
- غریبوں کے غم خوار
- گناہِ بے گناہی
- نور و نار
- نسبتوں کی بہاریں
- روح اسلام
- تعظیم و توقیر
- سیرت مجدد الف ثانی
- گویا دبستاں کھل گیا
- محدث بریلوی
- امام احمد رضا اور ردِ بدعات
- دائرۂ معارفِ امام احمد رضا

ہیں ـــــ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں سر مبارک رکھا ہے اور دنیا والوں کو بتا رہے ہیں کہ دیکھنا نازک دلوں کی دل داری کرتے رہنا، ان کے دل نہ توڑنا ـــــ دیکھنا بھولنا نہیں ـــــ کرب کا عالم ہے، سواری جانے والی ہے، پہلو سے دل نکلے جاتے ہیں اور جسموں سے جانیں نکلی پڑ رہی ہیں ـــــ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضر ہیں، دل پہ چوٹ سی لگی ہے، بے ساختہ پکار اٹھیں:

وَاکُرَبَاہُ ہائے تکلیف

سرکار دلاسا دے رہے ہیں:

لَا کَرْبَ عَلٰی اَبِیْکَ بَعْدَ الْیَوْمِ ۲۶

''اے جانِ پدر! رو نہیں، تیرے باپ پر آج کے بعد کوئی تکلیف نہ ہوگی۔''

اور پھر زبانِ مبارک پر رواں ہوگیا:

اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی ۲۷

ہاں سواری چلی گئی ـــــ اندھیرا ہی اندھیرا ہوگیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے ذرہ ذرہ چمک رہا تھا اور جس دن تشریف لے گئے ذرہ ذرہ تاریکی میں ڈوب گیا۔ ۲۸

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع ملی تو دوڑے دوڑے حاضر ہوئے اور سرکار سے آکر لپٹ گئے ـــــ آنکھیں اشک بار ہیں، جگر و دل پارہ پارہ ہیں، جبینِ مبارک کو چوم رہے ہیں ؎

پردہ اس چہرۂ انور سے اٹھا کر اک بار
اپنا آئینہ بنا اے مہِ تاباں ہم کو (رضاؔ)

ایک آہِ دل خراش کے ساتھ وہ رفیق وفا شعار، یارِ غار پکار اٹھا:

وَانَبِیَّاہُ وَاصَفِیَّاہُ وَاخَلِیْلَاہُ ! ۲۹

اے دوست! اے اَن دیکھی دکھانے والے اور اَن سُنی سنانے والے! ہاں اے برگزیدۂ خلائق تم چلے گئے۔

جسم اطہر حجرہ شریف میں رکھا ہے، گروہ در گروہ صحابہ جا رہے ہیں اور نماز پڑھ کر آ رہے

ہیں—— ہاں! آج کون امامت کرے کہ امام الانبیا استراحت فرما رہے ہیں؟

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کرم تو دیکھیے ایک مرتبہ فرمایا کہ جس کا ایک بچہ یا دو بچے فوت ہو جائیں تو وہ شخص جنت میں جائے گا—— حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اور جس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو؟—— ارشاد فرمایا:

اَنَا فَرَطٌ لِاُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابُوْا بِمِثْلِیْ [۳۰]

''ارے اپنی امت کا ذخیرۂ آخرت تو میں ہوں کہ میرے وصال کا غم میری امت کو آل اولاد سے بھی زیادہ ہوگا۔''

ہاں، ایک لمحہ تھا گزر گیا—— ایک بجلی تھی کوند گئی ؎

انبیا کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط ''آنی'' ہے (رضاؔ)

اب وہ زندہ و پایندہ ہیں —— وہ تو جب بھی تھے جب کائنات وجود میں نہیں آئی تھی—— اور اب بھی وہ زندہ ہیں—— قرآن کہہ رہا ہے کہ وہ ہر ہر امتی کے حال کے نگراں ہیں اور قیامت کے دن گواہی دیں گے [۳۱]—— ہاں ؎

تو زندہ ہے واللہ، تو زندہ ہے واللہ
مِرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے (رضاؔ)

◆❖◆

حواشی

(۱) قرآن حکیم، سورۂ آل عمران ۳/۳۱

(۲) قرآن حکیم، سورۂ توبہ ۹/۲۴

(۳) قرآن حکیم، سورۂ مجادلہ ۵۸/۲۲

(۴) عبدالرحمٰن برتوقی، شرح دیوان حسان بن ثابت، مطبوعہ بیروت، ص ۲۶

(۵) محمد امیر شاہ گیلانی، انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف (امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء، باب ماجآء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حدیث نمبر ۵

(۶) شمائل ترمذی شریف، حدیث نمبر ۷، ص ۲۱

(۷) ایضاً، حدیث نمبر ۹، ص ۲۹

(۸) ایضاً، باب ماجآء فی ازار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حدیث نمبر ۲، ص ۱۷۲

(۹) ایضاً، حدیث نمبر ۴، ص ۱۷۵

(۱۰) شیخ محمد جواد الدومی، الاتحاف الربانیہ، ص ۱۴۴

(۱۱) ایضاً، ص ۱۴۸

(۱۲) محمد امیر شاہ گیلانی، انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف (امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء، باب ماجآء فی عیش رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حدیث نمبر ۱، ص ۵۴۲

(۱۳) قرآن حکیم، سورۂ حجرات ۱۳

(۱۴) محمد امیر شاہ گیلانی، انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف (امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء، باب ماجآء فی فراش رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حدیث نمبر ۲، ص ۴۲۴

(۱۵) الف ——— ایضاً، باب ماجآء فی قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد ما یضرغ منہٗ، حدیث نمبر ۳ ص ۵۸۱

ب ——— امام ترمذی، جامع ترمذی، باب ماجآء فی التسمیۃ علی الطعام، مطبوعہ کراچی، ص ۲۷۸

(۱۶) ایضاً، باب ماجآء فی تعطر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حدیث نمبر ۴، ص ۲۸۹

(۱۷) ایضاً، باب ماجآء فی مزاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حدیث نمبر ۴، ص ۳۱۴

(۱۸) ایضاً، حدیث نمبر ۵، ص ۳۱۶

(۱۹) قرآن حکیم، سورۂ قلم ۳۔۴

(۲۰) محمد امیر شاہ گیلانی، انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف (امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء، باب ماجآء فی عبادۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حدیث نمبر۴، ص ۳۴۹

(۲۱) ایضاً، باب ماجآء فی صوم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حدیث نمبر۱۳، ص ۳۹۵

(۲۲) ایضاً، باب ماجآء فی عبادۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حدیث نمبر۱۴، ص ۳۶۱

(۲۳) قرآن حکیم، سورۂ فتح ۱

(۲۴) محمد امیر شاہ گیلانی، انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف (امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء، باب ماجآء فی بکآء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حدیث نمبر۲، ص ۴۱۳

(۲۵) ایضاً، ص ۴۱۷۔۴۱۸

(۲۶) الف ـــــ ایضاً، باب ماجآء فی وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حدیث نمبر۱۳، ص ۵۷۷
ب ـــــ ولی الدین خطیب، مشکوٰۃ المصابیح، ص ۵۴۷، باب وفاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۲۷) ولی الدین خطیب، مشکوٰۃ شریف، مطبوعہ کراچی ۱۳۶۸ھ، ص ۵۴۸

(۲۸) ایضاً، ص ۵۴۷

(۲۹) ایضاً، حدیث نمبر۷۷، ص ۵۶۱

(۳۰) ایضاً، حدیث نمبر۱۴، ص ۵۸۰

(۳۱) ملاحظہ ہوں مندرجہ ذیل آیات:
الف ـــــ قرآن حکیم، سورۂ بقرہ ۲/ ۱۴۳
ب ـــــ قرآن حکیم، سورۂ نسا ۴/ ۴۱
ج ـــــ قرآن حکیم، سورۂ نحل ۱۶/ ۸۹
د ـــــ قرآن حکیم، سورۂ حج ۲۲/ ۷۸
ھ ـــــ قرآن حکیم، سورۂ فتح ۴۸/ ۸
و ـــــ قرآن حکیم، سورۂ مزمل ۷۳/ ۱۵

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام --•-- شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مِہر چرخِ نبوت پہ روشن دُرود --•-- گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہریارِ اِرم تاجدارِ حرم --•-- نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسریٰ کے دولھا پر دائم دُرود --•-- نوشہِ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام
جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں --•-- اُس گلِ پاک مَنبت پہ لاکھوں سلام
طائرانِ قدُس جس کی ہیں قمریاں --•-- اس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام
وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما --•-- اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
دور ونزدیک کے سننے والے وہ کان --•-- کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی --•-- ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا --•-- اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود --•-- اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے --•-- ان عِذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
اُن کے خَد کی سہولت پہ بے حد درود --•-- ان کے قد کی رَشاقت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے --•-- اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منھ پہ تاباں درخشاں درود --•-- نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق --•-- اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام
خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن --•-- سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
ریش خوش معتدل مرہمِ ریش دل --•-- ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں --•-- اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا --•-- چشمۂ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام
جس کے پانی سے شاداب جان وجِناں --•-- اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے --•-- اس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں --•-- اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود --•-- اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود --•-- اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
وہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول --•-- اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام
جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے --•-- ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں --•-- اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں --•-- اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام
دوش بر دوش ہے جس سے شانِ شرف --•-- ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل --•-- یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام
روئے آئینۂ علم پشتِ حضور --•-- پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اُٹّھا غنی کر دیا --•-- موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں --•-- ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں --•-- ساعدَینِ رسالت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم --•-- اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں --•-- انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال --•-- ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
رفعِ ذکرِ جلالت پہ اَرفع درود --•-- شرح صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں --•-- غنچۂ راز و حدت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا --•-- اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی --•-- اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
انبیا تہ کریں زانو اُن کے حضور --•-- زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم --•-- اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
بھائیوں کے لیے ترک پستاں کریں --•-- دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام
ساق اصلِ قدم شاخ نخلِ کرم --•-- شمعِ راہِ اِصابت پہ لاکھوں سلام

مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درود --•-- برجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن! --•-- اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر درود --•-- کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام
فصلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود --•-- کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام
اعتلائے جبلت پہ عالی درود --•-- اعتدالِ طویت پہ لاکھوں سلام
بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود --•-- بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود --•-- پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود --•-- اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام
سیدھی سیدھی روش پہ کروروں درود --•-- سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام
روز گرم و شبِ تیرہ و تار میں --•-- کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام
اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے --•-- جلوہ ریزیِ دعوت پہ لاکھوں سلام
لطفِ بیداریِ شب پہ بے حد درود --•-- عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام
خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود --•-- گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
نرمی خوے لینت پہ دائم درود --•-- گرمیِ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں --•-- اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی --•-- آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں --•-- جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام
نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے --•-- غُرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام
وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا --•-- مصطفےٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام
الغرض اُن کے ہر مو پہ لاکھوں درود --•-- ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام
ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود --•-- اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

تم پہ کروڑوں درود

کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود -•- طیبہ کے شمسُ الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود -•- دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا -•- جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
طور پہ جو شمع تھا چاند تھا ساعیر کا -•- نیّرِ فاراں ہوا تم پہ کروڑوں درود
دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا -•- سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود
ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب -•- نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود
وہ شبِ معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج -•- کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں درود
تم سے کھلا بابِ جود تم سے ہے سب کا وجود -•- تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود
گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور! -•- بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود
بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز -•- ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود
آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس -•- بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود
سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ -•- طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروڑوں درود
خَلق تمہاری جمیل خُلق تمہارا جلیل -•- خَلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رُسُل کے امام -•- نوشہِ ملکِ خدا تم پہ کروڑوں درود
تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام -•- تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود
خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم -•- تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود
شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم -•- درد کو کردو دوا تم پہ کروڑوں درود
جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام -•- ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروڑوں درود
بَر سے کرم کی بھرن پھولیں نِعَم کے چمن -•- ایسی چلادو ہوا تم پہ کروڑوں درود
کیوں کہوں بےکس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں -•- تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رَضا تم پہ کروڑوں درود

اہم گزارش

احیائے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالمی تحریک سنی دعوت اسلامی

جہاں تعلیم، تبلیغ اور تربیت کے ذریعہ قوم کی گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہے وہیں الحمدللہ! اصلاح عقائد و اعمال کے موضوع پر کتابوں کو شائع کر کے لوگوں کے ذہنوں کو دینی بنانے اور سینوں کو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے نور سے جگمگانے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔

اب تک مختلف موضوعات پر درجنوں کتابیں اردو، ہندی، انگلش اور گجراتی میں منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن کو پڑھنے کے بعد گناہوں سے نفرت اور آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ آج کے دور میں دینی کتابوں کو لوگوں تک پہنچا کر ان کی دنیا و آخرت سنوارنا بہت بڑا نیک کام ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ اپنے اور اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے اور فروغ دین وسنیت کے لیے ادارہ معارف اسلامی اور مکتبہ طیبہ کی شائع کردہ کتابوں کو خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کریں، ان شاءاللہ دارین میں اس کا فائدہ میسر ہوگا اور مرحومین کو ان شاءاللہ جنت نصیب ہوگی۔

نوری قافلے : ہر ماہ کم از کم ایک یا تین روز کے لیے نوری قافلے میں نکلیں، ان شاءاللہ دل کو سکون حاصل ہوگا، پریشانیاں دور ہوں گی اور برکتیں میسر ہوں گی۔

ہفتہ واری اجتماع : ہر سنیچر بعد نماز عشا مرکز اسمعیل حبیب مسجد ممبئی میں سنی دعوت اسلامی کے ہفتہ واری اجتماع میں ضرور شرکت فرمائیں، دینی معلومات میں اضافہ کے ساتھ ساتھ آپ کا سینہ محبت رسول کا مدینہ بنے گا۔ ان شاءاللہ!

اپنے ساتھ کم از کم تین احباب کو ضرور لائیں اور بے شمار نیکیاں کمائیں۔

کتابوں کیلئے رابطہ نمبر 9819628034 قافلہ کیلئے رابطہ نمبر 9892509900

Published by:
MAKTABA-E-TAIBAH
Markaz Ismail Habib Masjid, 126, Kambekar St, Mumbai-3
Ph.: +91 23451292, 23434366
E-mail: sdiheadoffice@gmail.com
website: www.sunnidawateislami.net